میوزک پروڈکشن کمپنی میں فنانس کی ملازمت کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-693　　　　تاریخ:15-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ میوزک پروڈکشن انڈسٹری کے فنانس ڈپارٹمنٹ میں ملازمت کرنے کا کیا حکم ہے؟ مجھے اس میں مندرجہ ذیل کام کرنے ہوں گے:

- جس اسٹوڈیو میں گانا ریکارڈ ہونا ہے، اس کا رینٹ ادا کرنا، گانا کمپوز کرنے والے، پروڈیوسر وغیرہ کی فیس ادا کرنا۔
- ریکارڈنگ، گانوں کے پروگرامز، گلوکاروں کی فیسز وغیرہ تمام مراحل میں ایسے اقدامات کرنا جس سے خرچہ کم سے کم ہو۔
- ہر خریداری اور فروخت (مثلاً گانے کی سیلز، پروگرام کے ٹکٹ، اسٹوڈیو کا کرایہ وغیرہ) کو اکاؤنٹنگ سافٹ ویئر میں درج کرنا۔
- گلوکاروں اور میوزک کمپنی کے معاونین کو اخراجات کا بل بھیجنا وغیرہ۔
- کمپنی کے جن شرکاء کو رائلٹی دینی ہے، انہیں رائلٹی دینا۔
- اگر پروگرامز میں یا کمپنی کے اثاثے میں کوئی نقصان ہو تو اس کا انشورنس کلیم کرنا۔

میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا میرا اس کمپنی کے فنانس ڈپارٹمنٹ میں ملازمت کرنا، جائز ہے؟ کیونکہ میں نے تو صرف اکاؤنٹس دیکھنے ہیں، موسیقی وغیرہ سے براہ راست میرا کوئی تعلق نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا میوزک پروڈکشن کے فنانس ڈپارٹمنٹ میں ملازمت کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ قوانینِ شرع کے مطابق ہر وہ ملازمت جس میں کوئی ناجائز و حرام کام کرنا پڑے یا اس میں براہِ راست تعاون کرنا پڑے، ایسی نوکری کرنا ہی جائز نہیں ہے۔ پوچھی گئی صورت میں **بذاتِ خود میوزک پروگرامز کی تیاری، یوں کہ اس کے خرچوں کی دیکھ بھال کرنا، رینٹ ادا کرنے سمیت کمپوزر، پروڈیوسر اور گلوکاروں کی فیس ادا کرنا، گانوں کی فروخت پر حاصل ہونے والے حرام مال کا حساب کتاب کرنا، اگر انڈسٹری کو کوئی نقصان ہوتا ہے تو انشورنس کی مد میں سود کا لین دین کرنا، ناجائز و گناہ کے کاموں میں براہِ راست معاونت والے کام ہیں** لہٰذا یہ ملازمت کرنا، جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ناجائز کاموں میں مدد کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

”وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ“

ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ 06، سورۃ المائدہ، آیت نمبر 02)

گناہ کے کاموں پر اجارہ کرنا، جائز نہیں ہے چنانچہ اس کے متعلق الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”(ولا تجوز علی المعاصی کالغناء والنوح ونحوھما) لانھا لا تستحق بالعقد فلا تجوز“ یعنی: گناہ کے کاموں پر اجارہ کرنا، جائز نہیں ہے جیسا کہ گانے، نوحے اور اسی کی مثل دوسری چیزوں پر، کیونکہ یہ ایسے کام ہیں جن کا استحقاق کسی عقد سے نہیں ہوتا، تو ان پر اجارہ کرنا بھی جائز نہیں۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد 2، صفحہ 60، مطبوعہ قاہرہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ”وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے۔۔۔ایسی ملازمت خود حرام ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد19، صفحہ515، مطبوعہ رضافاونڈیشن لاہور)

اس ملازمت میں قدم قدم پر ناجائز معاہدے، ناجائز بل بنانے کا کام کرنا پڑے گا اور یہ خود ایک حرام ہے۔اس طرح کے ناجائز کاغذات لکھنے کے متعلق امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب اس کا تمسک لکھنا موجبِ لعنت اور سود کھانے کے برابر ہے تو خود اس کا معاہدہ کرنا کس درجہ خبیث وبدتر ہے؟ ایسے شخص کو امام نہ کیا جائے، ہر نوکری جس میں خلافِ شریعت حکم دینا پڑتا ہو حرام ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد06، صفحہ546، مطبوعہ رضافاونڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

20صفر المظفر 1447ھ/15اگست 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com